

جناب اور یا مقبول جان

برطانیہ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت

..... یہ تو وہ لوگ تھے جن کے مفادات تاج برطانیہ سے وابستہ تھے جن کے آباؤ اجداد نے سرٹائٹ اور لارڈ کے خطابات سے اپنی زندگیوں کو آراستہ کیا، انگلستان میں بڑی بڑی جاگیروں جائیدادوں اور محلات کے مالک اور دریائے ٹیمز کے کنارے بگ بین کے سائے میں واقع پارلیمنٹ کی عمارت کے ہاؤس آف لارڈز میں بیٹھنے والے، برطانیہ کے چرچ سے وابستہ اور دنیا بھر کی مشزیوں کے سر پرست، لیکن ان کی اولادوں کو یہ کیا ہو گیا! اس خاتون کا پرداد اہر برٹ اسکوتھ ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۶ء تک اُس زمانے کے برطانیہ کا وزیراعظم رہا ہے جب اس سلطنت پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا، جنگ عظیم اول میں برطانوی قوم کو فتح کی منزل کی طرف لے جانے والا، مسلمانوں کی عظیم سلطنت عثمانیہ کو پارہ پارہ کرنے کے لئے لارنس آف عربیہ سے سازشوں کا جال پھیلانے والا اور برطانیہ کی بحری افواج کا نقشہ بدلنے والا۔ مگر یہ کیا ہوتا ہے؟ اس کی پوتی ایما کلا راک گذشتہ دنوں برطانوی پریس کے سامنے آئی اور اعلان کیا کہ اس نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور پھر ساتھ ہی کہا کہ میں نے اسلام مغرب کی منافقانہ اقدار سے نفرت اور اس کے ارد گرد بکھری غلاظت سے دور ہونے کے لئے قبول کیا۔ پورے پریس میں سنسنی دوڑ گئی، جب اس خاتون نے کہا میں وہ واحد خاتون نہیں ہوں، بلکہ برطانیہ کے ہزاروں بڑے بڑے خاندانوں کے افراد جن کی بنیاد پر برطانیہ کی اشرافیہ قائم ہے، اسلام قبول کر چکے ہیں، اور یہ کوئی بدلنے والا فیشن نہیں دلوں میں اترنے والی حقیقت ہے۔ اس اعلان کے بعد بی بی سی کا سابق دائر یکٹر اپنی ایک تحقیق لے کر میدان میں آ گیا، اس نے کہا میرا نام یحییٰ ہے اور اس نے ایسے تمام بڑے بڑے سرٹائٹ اور لارڈ حضرات کے ناموں کی ایک فہرست لوگوں کے سامنے پیش کر دی جو اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اس نے کہا کہ میری معلومات کے مطابق اس وقت تک ۱۴۲۰ اعلیٰ مناصب کے حامل افراد حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں، یہ سب کے سب نسلا، شکلا اور عزت و مرتبہ کے حساب سے انگریز ہیں، نہ کبھی محکوم رہے ہیں اور نہ ہی ان کی کوئی معاشی یا نفسیاتی یا غلامی مجبوری انہیں اس طرف مائل کرنے کا راستہ بنی ہے۔ بلکہ سب کے سب یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سکون قلب کا بہترین راستہ اسلام میں تلاش کیا ہے۔ یحییٰ برٹ نے کہا کہ ان سب کا کہنا ہے کہ یہ صرف اسلام کے مناسب، جامع روحانیت سے ہر پیغام کا اعجاز ہے کہ ہم اس روشنی سے آشنا ہوئے۔ ادھر اسکوتھ کی پوتی نے ہائی گرو کے علاقے میں ایک اسلامی باغ بنایا ہے جس میں مسجد اور اسلامی تعلیمات کا انتظام موجود ہے اور پردہ کے ساتھ سیر بھی۔ اور اب وہ سرے کے علاقے دوکنگ میں ایک کار پارک کو خرید کر اسے بھی ویسے ہی پارک میں منتقل کر رہی ہے۔ چالیس سال کا یہ انگریز اپریل آف بار بروگ جو برطانیہ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے پاس ہوتی ہے،

مسلمان ہوا تو اپنا نام عبدالستین رکھا، پریس کے لوگ حیرانی سے پوچھنے لگے تو کہنے لگا تم اسلام کو پڑھ کر تو دیکھو۔
 کرستینا بیکر جس کا نام کبھی عمران خان کے ساتھ لیا جاتا تھا، کہنے لگی کہ اس نے اسلام کا ذکر تو عمران خان سے سنا، لیکن اسے پڑھنے کے بعد حیرت میں ڈوبتی چلی گئی، کتنی دیر تک اپنے مسلمان ہونے کا اعلان نہ کر سکی کہ میرے ارد گرد متعصب ذہن انگریز تھے جو کسی سفید چمڑی والے اور خصوصاً اعلیٰ نسل کے انگریز کا مسلمان ہونا برداشت نہ کر سکتے تھے۔
 برطانیہ کے ایک بہت ہی سینئر بیر و کریٹ فریڈک ڈربسن کا بیٹا احمد ڈربسن جس نے اسلام قبول کیا آج اسلام کا ایک بہت شعلہ بیان وکیل بن چکا ہے، اور اس نے برطانیہ کی مسلم کنسل میں ایک کمیٹی بنائی ہے جسے **Regenration Committee** کہتے ہیں جس کا کام اعلیٰ نسل کے گوروں اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنا ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ سب اعلیٰ نسل انگریز ایک وزارت خارجہ کے سابق سفیر اور برطانیہ کے خارجہ امور کے ماہر کی کتاب اسلام اور انسان کی منزل **Islam and the Destiny of man** پڑھ کر مسلمان ہوئے ہیں، یہ شخص چارلس ایسٹن کہتا ہے کہ مجھے ہزاروں خط ایسے ملتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم عیسائیت اور مغرب کے غلیظ اور بھیا نک روپ کے ساتھ منافقانہ رویے سے بیزار ہیں، ہمیں کوئی ایسا مذہب بتاؤ جو ان سب روایات و اقدار کو یکسر رد کرتا ہو، اور پھر وہ اسلام کا مطالعہ کرتے ہیں اور انہیں کوئی مسلمان ہونے سے نہیں روک سکتا۔

ادھر اسکوتھ کی پڑپوتی ایما کلا راک نے کہا ہے کہ برطانیہ کو صرف ایک میلکم ایکس جیسے روحانی رہنما کی ضرورت ہے، اور پھر دیکھئے جیسے اس نے امریکہ کے کالوں کو حلقہ بگوش اسلام کیا کس طرح برطانیہ کے گورے جوق جوق مسلمان ہوں گے۔ یوں لگے گا جیسے ایک ہجوم جلوس کی صورت میں روانہ ہوا ہے۔ ان اعلیٰ نسل کے گوروں کے مسلمان ہونے کی وجہ سے ہی مملکت برطانیہ نے گزشتہ ہفتے سے بنگھم پبلس میں جمعے کی نماز کے لئے وقفے کا اعلان کر دیا ہے، تاکہ مسلمان نماز ادا کر سکیں۔

یہ وہ قوم ہے جن کے راہ پر چلنے پر میرے ملک کے نواب، دانشور، ادیب اور حکمران فخر کیا کرتے تھے۔ اور آج بھی کرتے ہیں۔ عام آدمی اس سرزمین کے خواب دیکھتا تھا، بڑے بڑوں کا قبلہ اس طرف مڑتا ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ جب انہی مغرب کے رہنے والوں نے اپنے ارد گرد دیکھا تو انہیں اس قبلہ حقیقی کی طرف منہ موڑنے میں صرف چند لمحے لگے جو دنیا کے بندکدوں میں خدا کا پہلا گھر تھا۔ وہ قوم تو آج بھی فخر سے کہہ سکتی ہے کہ ہمارے لوگوں نے حق کا راستہ اختیار کیا تو ہم نے قبول کر لیا۔ لیکن یہ نہیں کیوں میری شرمندگی، میری ذلت، میری ندامت ختم ہونے کو نہیں آتی ۱۳۲۰۰ء اعلیٰ نسل کے گورے مسلمان ہوتے ہیں تو بکھنکھم پبلس میں جمعہ کے اوقات میں چھٹی ہو جاتی ہے اور جہاں ایوان صدر اور وزرائے اعظم اور اسمبلیاں مسلمانوں سے بھری پڑی ہیں وہاں جمعہ کی چھٹی پر یہ کہہ کر طفر کیا جاتا ہے کہ ہم پسماندہ کہلائیں گے، ہمارے اُن داتا ہم سے روٹھ جائیں گے۔ ہم کاروبار میں گھانے کا سودا نہیں کر سکتے۔ یہ تو میرے رب کا فضل ہے وہ جسے چاہے دنیا کی حرص و ہوس کا سودا دے دے اور جسے چاہے آخرت کے نفع کی پوٹلی پکڑا دے۔